Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 01, 2025

A Review of the Contemporary Situation of Minorities Rights: In the light of Biography of Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him)

اقلیتوں کے حقوق کی عصری صورتحال کا جائزہ: سیرت الرسول ﷺ کی روشنی میں

Dr. Syed Muhammad Saqib Gilani
SST, C.D.G. Boys High School
Kot Khawaja Saeed, Lahore
E-mail: saqibgilani22@gmail.com

Abstract

Allah Almighty has sent the Prophets for the guidance of whole mankind in every era. The object of their coming is to revival the supreme values of humanity. The chain of prophets ends on the Holy Prophet (PBUH). Hazrat Muhammad (SAW) is the last Prophet of Allah. He has come as the mercy for all. In those days, men and women were sold like sheep and goats. He gave respect to all human beings. He gave special respect to women. Like this, he protected the rights of minorities in the society. He gave them full respect and honour. But unfortunately, today we have left the Seerah of our Holy Prophet (SAW). Today extremeism is present in our attitudes. There is no toleration in our behaviours today. We understand the difference of opinion as enmity. We become ready to react on every hearsay thing. Whereas it is clear commandment of th Holy Quran: "O believers! If some wicked person brings you any news, inquire thoroughly into its truth (lest) you should cause (undue) harm to a people unknowingly, and later feel regret for what you have done "(al-Hujurat 49:6) Today we ourselves are involve in many immoral habits but we want to see others a true Muslim. We want to impose our point of view on others. Whereas Islam's universal message is: "There is no compulsion in Din (Religion)." (al-Baqarah 2:256)

In Islam ,there is no right of any individual to take law in his own hand. Today we do not hear the stance of others and we want to punish him without hearing. Whereas it is the Sunnah of Allah Almighty to give the right of explanation. When Allah commanded the angels to prostrate before Adam (A.S). All angels prostrated themselves but Iblis refused to do so. Allah Almighty did not punish the Iblis immediately. But He gave him the opportunity to explain and asked: "(Allah) said: (O Iblis!) what inhibited you that you did not prostrate yourself when I commanded you?, He said: 'I am better than he. You have created me from fire and you have made him from clay.' " (al-Araf 7:12) When he explained his stance, then Allah gave the decision and said: "(Allah) said: 'So, get you down from here. You have no right to show arrogance here. Away with you (from My presence)! You are certainly of the disgraced and the humiliated lot.' " (al-Araf 7:13) The Holy Prophet also said: "It is enough to become a man lier/sinner that he narrate forward whatever he listen." (Sunan Abu Dawud, 4992). Today these things are missing in our society. There is lack of investigation in our society. We understand that this is our authority to kill others without hearing their stance. We must have follow the Seerah of our Holy Prophet Hazrat Muhammad (SAW). Our Holy Prophet (SAW) gave all rights to non-muslim minorities. He himself make a treaty with Jews in Madina and gave them equal rights like Muslims. He protected their lives. He forbade to kill the women, children, old men and priests even during the war. He eliminated the law of killing the ambassadors and secured their lives. All non-muslim minorities had full religious freedom in Madina State as Christians of Najran worshiped in the mosque of Holy Prophet (SAW) according to their own religion. The righteous caliphs of Holy Prophet

CC BY

(SAW) also followed his seerah and gave old age scholarships to non-muslim minorities. In this article, the rights of minorities have been described in the light of the biography of the Holy Prophet (SAW).

Keywords: Mankind, Prophets, Last Prophet (SAW), Rights of minorities, Extremism, Commandment, Sunnah, Jews, Christians, Investigation, Madina, Najran, Scholarships.

اللہ نے نسل انسانی کی ہدایت کے لیے ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ان کی بعثت کا مقصد اعلیٰ انسانی اقدار کا احیاءاور دوام تھا۔انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ پر ختم کر دیا گیااور آپ ﷺ آخری نبی بن کر دنیا میں مبعوث ہوئے۔آپ ﷺ پوری کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے۔آپ ﷺ چرند پرند، حیوانات و جمادات، جن وانس الغرض سب کے لیے رحمت تھے۔آپ ﷺ نے انسان کو انسان کی پہچان کروائی۔ورنہ پہلے توانسان بھیڑ بکریوں کی طرح فروخت ہوتا تھا۔آپ ﷺ نے عورت کی عزت بحال کروائی اوراس کو عظمت عطا کی۔

اسی طرح آپ ﷺ نے اسلامی معاشرے میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایااور انہیں پوری آزادی اور عزت عطا کی۔ لیکن آج بد قسمتی سے ہم اپنے نبی ﷺ کی سیرت سے ہٹ چکے ہیں۔آج ہمارے رویوں میں انتہا پسندی آچکی ہے۔ہمارے اندر سے قوت برداشت ختم ہوچکی ہے۔ہم اختلاف رائے کو دشمنی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ہم سنی سنائی باتوں پر رد عمل دینے کے لیے فوراًتیار ہو جاتے ہیں جبکہ قرآن کا واضح حکم تھا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ.(1)

”اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔“

آج ہم خود بے شمار بداخلاقیوں میں لت پت ہیں مگر دوسرے کو مرد مومن دیکھنا چاہتے ہیں۔ہم اپنا عقیدہ و نظریہ دوسروں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں جبکہ اسلام کا آفاقی پیغام ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ.(2)

”دین میں کوئی زبردستی نہیں۔“

اسلام میں کسی فرد واحد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ خود قانون کو ہاتھ میں لے اور بغیر تحقیق کے خود ہی جج بن کر فیصلے صادر کرتا رہے۔

آج ہم تحقیق کر کے کسی کا موقف سننا بھی گوارا نہیں کرتے اور سنے بغیر ہی اس پر سزا مسلط کر دیتے ہیں جبکہ آزادانہ سماعت کا حق دینا یہ اللہ کی سنت ہے۔جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کے بعد فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا تو ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔اللہ نے ابلیس کی اس سخت نافرمانی کے باوجود اسے فوراً سزا نہیں دی بلکہ اُسے اپنے عمل کی وضاحت کرنے کا پورا موقع دیا اور پوچھا:

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ(3)

CC BY

"فرمایا: (اے ابلیس!) تجھے کس (بات) نے روکا تھا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا، اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے۔"

جب وہ اپنا موقف پوری آزادی کے ساتھ بیان کر چکا تو تب اللہ نے فیصلہ دیا اور فرمایا:

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ(4)

"فرمایا: پس تو یہاں سے اتر جا، تجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تو یہاں تکبر کرے۔ پس (میری بارگاہ سے) نکل جا، بیشک تو ذلیل و خوار لوگوں میں سے ہے۔"

اس لیے ضروری ہے کہ ہر بات کی ٹھیک چھان بین ہو اور متعلقہ فرد کو اپنی بات کی وضاحت کا موقع دیا جائے۔ پھر اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے بیان نہیں کر دینا چاہیے۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ(5)

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔"

دوسری روایت میں الفاظ اس طرح ہیں۔

كَفَى بِالْمَرْءِ اِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ(6)

"کسی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات کو آگے بیان کر دے۔"

آج ہمارے معاشرے میں یہ چیز مفقود ہے۔ ہم موقف سنے بغیر ہی دوسروں کو واجب القتل قرار دے دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے غیر مسلم اقلیتوں کو پورے حقوق عطا فرمائے۔ ان کی جان کا تحفظ کیا۔ جنگ میں بھی عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمائی۔ انہیں مکمل مذہبی آزادی عطا کی۔ غیر مسلموں سے حسن سلوک کا درس دیا۔ ذیل میں سیرت الرسول ﷺ کی روشنی میں غیر مسلم اقلیتوں کو حاصل ہونے والے چند حقوق کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ مذہبی آزادی

نبی اکرم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ کے یہود کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے تاریخ میں "میثاق مدینہ" کہا جاتا ہے۔ اس سے نبی اکرم ﷺ کی قلبی وسعت کا اندازہ لگائیے کہ آپ ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور اس اسلامی ریاست کے قیام کے وقت یہود سے معاہدہ کر کے انہیں پورے طور پر مذہبی و سیاسی حقوق دیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہود اور مشرکین تمہارے سخت ترین دشمن ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا.(7)

"آپ یقیناً ایمان والوں کے حق میں بلحاظِ عداوت سب لوگوں سے زیادہ سخت یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔"

اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان سے دوستی کرنے سے بھی منع فرمادیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ.(8)

"اے ایمان والو! یہود اور نصاری کو دوست مت بناؤ یہ (سب تمہارے خلاف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"

اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے بطور سربراہ اسلامی ریاست یہود مدینہ کے ساتھ معاہدہ کیا اور انہیں مذہبی آزادی عطا کی۔ اس معاہدہ میں آپ ﷺ نے اعلان فرمایا۔

وَإِنَّ يَهُودَ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ وَلِلْمُسْلِمِينَ دِينُهُمْ.(9)

"اور بنی عوف کے یہودی، مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کے لیے ان کا دین ہے اور مسلمانوں کے لیے ان کا دین ہے۔"

یہود کے لیے یہ مذہبی آزادی قرآن مجید کے اس ارشاد کی آئینہ دار تھی کہ:

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ(10)

"تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔"

یہود کے ساتھ آپ ﷺ کے اس میثاق مدینہ کے بہت دور رس نتائج مرتب ہوئے۔ ڈاکٹر طاہر القادری اپنی کتاب "میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ" میں لکھتے ہیں:

"میثاق مدینہ میں تمام ریاستی طبقات کے ساتھ برداشت، بقائے باہمی اور احترام و وقار کا سلوک روا رکھنے پر آپ ﷺ کی صلح جو، اعلیٰ ظرف اور معتدل مزاج قیادت کا تصور ابھرا۔ اس طرح مخالفین آپ ﷺ کے خلاف جو غلط فہمیاں پھیلا رکھی تھیں وہ چھٹنے لگیں۔ عوام الناس کو آپ کے قریب آنے کا موقع ملا اور اس طرح تحریک اسلام کے فروغ کا باعث بنا۔ میثاق مدینہ کے تحت ریاست مدینہ میں ایک عادلانہ اور منصفانہ معاشرے کا قیام ممکن ہوا۔ اس سے قبل مذہبی اور سماجی اختلافات و تضادات کے باعث ہر قبیلہ اپنے اپنے رسوم و رواج کے تحت مقدمات کا فیصلہ کرتا تھا۔ میثاق مدینہ کے تحت پہلی مرتبہ یہاں ایک مرکزی عدالتی نظام وجود میں آیا۔ جس کے تحت آخری اعلیٰ ترین عدالتی اتھارٹی حضور اکرم ﷺ کو تسلیم کیا گیا۔ اگرچہ میثاق مدینہ کے تحت لوکل لاء کا احترام بھی محفوظ رکھا گیا مگر ایک مرکزی عدالتی نظام کے قیام سے باہمی تضادات اور قانونی انتشار کا خاتمہ ہو گیا۔"(11)

۲۔ مسجد نبوی میں عیسائیوں کو عبادت کی اجازت

نبی اکرم ﷺ غیر مسلم اقلیتوں کی مذہبی آزادی کے حوالے سے اتنے وسیع القلب تھے کہ ایک دفعہ نجران سے عیسائیوں کا وفد آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا۔ ان کی عبادت کا وقت آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی مسجد نبوی میں ہی عبادات کی اجازت دے دی۔ امام بیہقی بیان فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ نَصَارَى نَجْرَانَ

OPEN ACCESS CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

بِالْمَدِينَةِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ النَّدِيِّ بْنِ النَّدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ نَجْرَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم دَخَلُوا عَلَيْهِ مَسْجِدَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَانَتْ صَلَاتُهُمْ، فَقَامُوا يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِهِ فَأَرَادَ النَّاسُ مَنَعَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُمْ فَاسْتَقْبَلُوا الْمَشْرِقَ فَصَلُّوا صَلَاتَهُمْ.(12)

"امام ابن سحاق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں نجران کے عیسائیوں کا وفد ملاقات کے لیے آیا۔ محمد بن جعفر بن الندی بن الندی بیان کرتے ہیں کہ یہ وفد نماز عصر کے بعد مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا۔ ان کی عبادت کا وقت ہو گیا تو وہ اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے مسجد نبوی میں ہی کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو (نہ روکو)، چنانچہ انہوں نے مشرق کی سمت رخ کیا اور اپنی نماز پڑھی (یعنی اپنی مذہبی رسومات بجا لائے)۔"

۳۔ اقلیتوں کی جان کا تحفظ

قرآن مجید کا مرکزی موضوع ہی انسان ہے اور اسلامی تعلیمات کا مقصد ہی اعلیٰ انسانی اقدار کا فروغ ہے۔ انسانی جان کے تحفظ کے بارے میں قرآن مجید دوٹوک اعلان کرتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۖ.(13)

"جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کتنی حرمت ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.(14)

"جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔"

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس معاشرے میں غیر مسلم اقلیتیں خود کو محفوظ محسوس کریں، حقیقت میں وہی اسلامی معاشرہ ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

۴۔ جنگ میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ نے حالت جنگ میں بھی دشمنوں کے بچوں اور عورتوں کو قتل سے منع فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ(15)

کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔اس پر آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔

۵۔ خدمت کرنے والوں کے قتل کی ممانعت

ایک روایت میں حضرت رباح بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ بہت سے لوگ کسی چیز کے پاس جمع ہیں۔آپ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دیکھنے کے لیے بھیجا کہ لوگ کس چیز کے پاس جمع ہوئے ہیں۔اُس نے آکر بتایا: ایک مقتول کے پاس، آپ نے فرمایا: یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔حضرت رباح بیان کرتے ہیں کہ اگلے دستے کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔لہٰذا آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا:

قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا.(16)

”خالد سے کہنا: عورتوں اور خدمت گاروں کو ہر گز قتل نہ کرو۔“

٦۔ شب خون مارنے سے اجتناب

نبی اکرم ﷺ ہمیشہ جنگ میں شب خون مارنے سے اجتناب فرماتے کیونکہ اس سے بہت زیادہ ہلاکتوں کا خطرہ ہوتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ.(17)

”رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک لڑائی شروع نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔“

۷۔ غیر مسلم مذہبی رہنماؤں کے قتل کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے لشکروں کو روانہ کرتے تو حکم فرماتے: اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، تم اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ کفر کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے جارہے ہو! اس دوران بدعہدی نہ کرنا، چوری اور خیانت نہ کرنا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا

CC BY

وَلَا تَقْتُلُوا الوِلْدَانَ وَلَا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ. (18)

"اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور راہبوں کو قتل نہ کرنا۔"

اسی طرح ابن ابی شیبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنے لشکروں کو روانہ کرتے تو فرماتے:

لَا تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ.(19)

"کلیساؤں کے متولیوں (یعنی پادریوں) کو قتل نہ کرنا۔"

۸۔ غیر مسلم بوڑھوں کے قتل کی ممانعت

اسلام میں دوران جنگ بھی ضعیف العمر بوڑھوں کے قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ امام ابو داؤد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً.(20)

"کہ نہ کسی بوڑھے کو قتل کرو، نہ بچے کو، نہ بالغ کو اور نہ کسی عورت کو۔"

اسی طرح امام ابن ابی شیبہ حضرت ضحاک سے روایت کرتے ہیں:

كان ﷺ يَنْهَى عن قتل المرأةِ والشيخ الكبير(21)

"کہ حضور نبی اکرم ﷺ عورتوں اور عمر رسیدہ افراد کو قتول کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔"

9۔ غیر مسلموں کو آگ میں جلانے کی ممانعت

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو اُنہوں نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ اُنہوں نے اس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا اضطراب اور پریشانی میں پر بچھانے لگی جب نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اس کو لوٹا دو۔

پھر آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے جلایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کی ممانعت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّهُ لايَنْبَغِي اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلاَّ رَبُّ النَّارِ (22)

"کہ آگ کے ساتھ عذاب دینا آگ کے رب کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔"

اسی طرح بخاری شریف میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

وانَّ النَّارَ لَایُعَذِّبُ بِھَا اِلاَّ اللہُ.(23)

"کہ بے شک آگ ایک ایسی چیز ہے جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔"

اسلام نے جہاں چیونٹی جیسی مخلوق کو آگ میں جلانے سے منع کیا ہے تو وہاں انسانوں کو جلانے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے؟اس طرح کی بہیمانہ کارروائیاں کرنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۰۔غیر مسلم سفارتکاروں کے قتل کی ممانعت

حضرت نعیم بن مسعود اشجعی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ کذاب کا خط پڑھ لیا تو اس وقت میں نے آپ ﷺ کو دونوں سفیروں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: تم دونوں کیا کہتے ہو؟ دونوں نے کہا: ہم بھی وہ کہتے ہیں جو وہ(مسیلمہ کذاب) کہتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

واللہِ، لَوۡلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقۡتَلُ لَضَرَبۡتُ اَعۡنَاقَکُمَا.(24)

"خدا کی قسم!اگر قاصدوں اور سفیروں کا قتل ناجائز نہ ہوتا تو میں(اس جسارت پر) تم دونوں کی گردن اُڑا دیتا۔"

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے۔حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسیلمہ کذاب کے) دونوں سفیروں(ابن نواحہ اور ابن اثال) سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟اُنہوں نے جواب دیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَوۡ کُنۡتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَضَرَبۡتُ اَعۡنَاقَکُمَا قَالَ: فَجَرَتۡ سُنَّۃٌ اَنۡ لَّا یُقۡتَلُ الرَّسُولُ.(25)

"اگر میں کسی سفیر کو قتل کرنے والا ہوتا تو ضرور تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔راوی کہتے ہیں(اس دن سے) یہ اصول جاری ہو گیا کہ کسی سفارت کار کو قتل نہ کیا جائے۔"

11۔لاشوں کی بے حرمتی کرنے اور شکل بگاڑنے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے: اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، تم اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ کفر کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے جا رہے ہو اور حکم فرماتے:

لَا تَغۡدِرُوۡ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوۡا.(26)

"کہ اس دوران بد عہدی نہ کرنا، چوری اور خیانت نہ کرنا اور لاشوں کی بے حرمتی نہ کرنا۔"

اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اسلامی لشکروں کو مشرکین کی طرف روانہ فرماتے تو ہدایات فرماتے:

وَلَا تُغَوِّرُنَّ عَيْنًا، وَلَا تَعْقِرُنَّ شَجَرَةً إِلَّا شَجَرًا يَمْنَعُكُمْ قِتَالًا أَوْ يَحْجِزُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

تُمَثِّلُوا بِآدَمِيٍّ وَلَا بَهِيمَةٍ. (27)

"کہ چشموں کو خشک و ویران ہر گز نہ کرنا، جنگ میں حائل درختوں کے سوا کسی دوسرے درخت کو ہر گز نہ کاٹنا، کسی انسان کی شکل نہ بگاڑنا اور نہ کسی جانور کی شکل بگاڑنا۔"

12۔ غیر مسلم کی عیادت کرنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ غُلاَمًا لِيَهُودَ، كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ: «أَسْلِمْ» فَأَسْلَمَ. (28)

"ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لے۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔"

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس ایک عام مجلس ہوتی تھی جس میں اگر کوئی غیر مسلم بھی آکر بیٹھ جاتا تو آپ ﷺ نے اس کو کبھی بھی اپنی مجلس سے اٹھا کر اس کی تذلیل نہیں کی۔ اسی لیے تو وہ یہودی لڑکا مسلسل آپ کی مجلس میں بیٹھتا رہا اور آپ کی خدمت کرتا رہا پھر جب وہ بیمار ہو گیا تو پھر آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ وہ ایک یہودی لڑکا ہے۔ لیکن یہ آپ ﷺ کا اعلیٰ اخلاق تھا، آپ ﷺ نے رواداری کو فروغ دیا، معاشرے میں غیر مسلم اقلیتوں کو عزت عطا کی۔ اسی لئے جب اس یہودی لڑکے کو اسلام کی دعوت دی اس نے فوراً قبول کر لی اور وہ مسلمان ہو گیا۔

13۔ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو گرانا جائز نہیں

امام ابو بکر جصاص "احکام القرآن" میں آیت کریمہ

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا. (29)

کی تفسیر مین امام حسن بصری کا قول نقل کرتے ہیں کہ

يَدْفَعُ عَنْ هَدْمِ مُصَلَّيَاتِ اَهْلِ الذِّمَّةِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ.

"اللہ تعالیٰ مومنین کے ذریعہ غیر مسلم شہریوں کے کلیساؤں کا انہدام روکتا ہے (یعنی مسلمانوں کے ذریعے ان کی حفاظت فرماتا ہے۔)

اسی آیت کی تشریح میں امام ابو بکر جصاص مزید فرماتے ہیں:

في الآية دَليلٌ على اَنَّ هذه المَوَاضِعَ المذكورة لَا يَجُوزُ اَنْ تُهْدَمَ عَلى مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّة او عهدٌمِنَ الكُفَّارِ.

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 01, 2025

اس آیت میں اس بات پر بھی دلیل موجود ہے کہ مذکورہ جگہوں (یعنی چرچوں اور عبادت گاہوں) کا گرانا جائز نہیں اگرچہ وہ غیر مسلم شہریوں ہی کی ہوں۔"

مسلم اکثریتی علاقوں میں بھی واقع غیر مسلم شہریوں کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنے کی سختی سے ممانعت ہے بلکہ ان کا تحفظ اسلامی ریاست کا آئینی فریضہ ہے۔امام جصاص نے "احکام القرآن" میں محمد بن الحسن کا یہ قول نقل کیا ہے:

فِي ارضِ الصُّلحِ اِذَا صَارَتْ مِصراً لِلمسلمِينَ، لَمْ يُهْدَمْ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ بِيْعَةٍ اَوْ كَنِيْسَةٍ اَوْ بَيتِ نَارٍ.(30)

صلح کی سرزمین پر جب مسلمانوں کا کوئی شہر بن جائے تو اس میں بھی پائے جانے والے گرجے، کلیسے یا آتش کدے ہر گز گرائے نہیں جائیں گے۔

14۔ فیصلے میں غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف کرنا

حضرت عبدالرحمن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے اہل کتاب میں ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا اَحَقُّ من وَفّٰى بِذِمَّتِهِ ثُمَّ اَمَرَبِه فَقُتِلَ.(31)

"میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے (بطور قصاص مسلمان قاتل کو قتل کر دینے کا) حکم دیا اور اُسے قتل کر دیا گیا۔"

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

اِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ قُتِلَ بِهِ.(32)

"اگر کسی مسلمان نے کسی عیسائی کو قتل کیا تو وہ مسلمان قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔"

اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہ، حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ديةُ اليهوديّ وَالنَّصْرَانِى وكُلِّ ذِمّيٍ مِثلُ دِيةِ المسْلِمِ، وَقَالَ ابو حنيفَةَ وَهُوَ قَولِى.(33)

"یہودی، نصرانی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: یہی میرا قول ہے۔"

15۔ غیر مسلم اقلیتوں سے حسن سلوک کا حکم

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا اور عرض کیا کہ وہ مجھ سے کچھ چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 01, 2025

نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.(34)

"ہاں،اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔"

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَيْسَتْ نَفْسًا.(35)

"کیا وہ انسانی جان نہیں ہے؟"

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہیں کہ شاہ حبشہ نجاشی کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خود اُن کی خاطر تواضع فرمائی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے (مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے) کافی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهُمْ کَانُوْا لِاَصْحَاب مُکْرِمِیْنَ، فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُکَافِئَهُمْ.(36)

"ان لوگوں نے (میرے) اصحاب کی عزت افزائی کی تھی۔ اس لئے میں نے پسند کیا کہ میں خود ان کی اس تکریم کا بدلہ دوں۔"

16۔ غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ صبر و تحمل کا سلوک کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا (السام عليك) (معاذ اللہ) تجھے موت آئے، تو میں نے کہا: تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ!

انَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ.

"بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔"

میں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) جو انہوں نے کہا وہ آپ نے نہیں سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا۔(37)

اس طرح ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا:

اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رحمة.(38)

مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

17۔ بڑھاپے میں غیر مسلم اقلیتوں کی مالی مدد کرنا

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غیر مسلم شہریوں میں سے ایک بوڑھے شخص کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے دروازوں پر

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 01, 2025

بھیک مانگتا تھا۔ آپ نے فرمایا:

مَا اَنْصَفْنَاكَ اَنْ كُنَّا اَخَذْنَا مِنْكَ الجِزْيَةَ فِي شَبِيْبَتِكَ ثُمَّ ضَيَّعْنَاكَ فِي كِبْرِكَ.

"ہم نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ ہم نے تمہاری جوانی میں تم سے ٹیکس وصول کیا، پھر تمہارے بڑھاپے میں تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔"

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ ضروریات کے لئے بیت المال سے مناسب وظیفہ کی ادائیگی کا حکم جاری فرمایا۔(39)

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب ایک قوم کے دروازے کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہاں ایک سائل بھیک مانگ رہا تھا جو نہایت ضعیف اور نابینا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بازو پر پیچھے سے ہاتھ رکھا اور کہا کہ تم اہل کتاب کے کس گروہ سے ہو؟ اس نے کہا کہ یہودی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس امر پر کس نے مجبور کیا جو میں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا کہ میں ٹیکس کی ادائیگی اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے بڑھاپے میں کمانہ سکنے کی وجہ سے بھگ مانگتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے گھر لے گئے اور اسے اپنے گھر سے کچھ مال دیا۔ پھر اسے بیت المال کے خازن کی طرف بھیجا اور کہا کہ اسے اور اس قبیل کے دوسرے لوگوں کو دیکھو۔

فَوَ اللهِ، مَا انصفناه ان اكلنا شَبِيْبَتَهَ، ثُمَّ نَخْذُ لُهُ عِنْدَ الهَرَمِ.

"خدا کی قسم! ہم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ اس کی جوانی سے تو ہم نے فائدہ اٹھایا اور بڑھاپے میں اسے رسوا کر دیا۔"

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ." (40)

"بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہیں۔" اور فرمایا: فقراء سے مراد مسلمان ہیں اور یہ بھی اہل کتاب کے مساکین میں سے ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اور اس جیسے دیگر کمزور لوگوں سے ٹیکس ختم کر دیا۔(41)

صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کا یہ عمل دراصل یہ بھی سیرت الرسول ﷺ کا ہی ایک باب ہے کیونکہ اس نہج پر ان خلفاء راشدین کی تربیت خود نبی اکرم ﷺ نے ہی کی تھی۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.(42)

"تمہارے اوپر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی لازم ہے، تم اس سے چمٹ جاؤ اور اسے دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔"

یہ اقلیتوں کے وہ چند حقوق تھے جن کی پاسداری مدینہ کی اسلامی فلاحی ریاست میں کی گئی۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفاء راشدین نے جن کے حقوق کا پورا خیال رکھا اور ان کو پورا تحفظ فراہم کیا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں سیرت الرسول ﷺ کو عملی طور پر رائج کریں۔ اپنے رویوں سے انتہا پسندی، عدم برداشت اور نفرت کو ختم کریں۔ انسانیت کو فروغ دے کر اسلام کی عزت میں اضافہ کریں۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 01, 2025

خلاصہ

اللہ نے انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے انبیاء کرام کو دنیا میں بھیجا۔ یہ سلسلہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ پر ختم کر دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ سب کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ نے مدینہ کی سرزمین پر اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس اسلامی فلاحی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کو پورے حقوق کے ساتھ تحفظ فراہم کیا۔ ان کی جان، مال، عزت وآبرو کی حفاظت فرمائی۔

آج بد قسمتی سے ہم اپنے ہی نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ چکے ہیں۔ ہمارے رویے انتہا پسندی اور عدم برداشت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہم بغیر تحقیق کے سنی سنائی بات پر فتوی جاری کر دیتے ہیں اور پھر قانون کو ہاتھ میں لے کر لا قانونیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں پر خود ہی سزا مسلط کر دیتے ہیں اور اسے اپنی مسلمانی سمجھتے ہیں۔ آج ہم اپنا محاسبہ کرنے کو تیار نہیں۔ ہم اپنی بد اعمالیاں اور بد اخلاقیات نظر انداز کرتے ہوئے صرف دوسرے فرد کو سچا مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو شخص اپنے پانچ فٹ کے جسم پر اسلام نافذ نہیں کر سکتا۔ اُسے کیا حق ہے کہ وہ دوسروں پر یا معاشرے پر اسلام کے نفاذ کا ڈھنڈورا پیٹے۔ ہمیں پہلے خود بدلنا ہو گا۔ ہمیں خود کو دوسرے کے لئے قابل قبول بنانا ہو گا۔ پھر ہماری زبان میں تاثیر بھی ہو گی اور معاشرے کا ہر فرد ہماری بات کو توجہ سے سنے گا۔

ہمیں سمجھنا چاہیے کہ معاشرے میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتیں بھی آخر کار انسان ہیں۔ ان کو پوری آزادی کے ساتھ وہی حقوق ملنے چاہییں جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے انہیں عطا کیے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی جان کا تحفظ کیا۔ انہیں مذہبی آزادی عطا کی۔ ان کے مذہبی رہنماؤں، پادریوں، بوڑھوں، بچوں، عورتوں، خدمت گاروں اور سفارت کاروں کے قتل کو حرام قرار دے کر انسانیت کو عظیم قانون عطا کیا۔ حضور اکرم ﷺ کی اس سیرت پر چلتے ہوئے خلفاء راشدین اور آئمہ کرام نے ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی اور بڑھاپے میں ان کے مالی وظائف مقرر کئے۔ اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سیرت الرسول ﷺ ہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ معاشرے میں بسنے والی تمام اقوام کو بلا تفریق ان کے جائز اور بنیادی حقوق دے کر ہی ایک اچھے اور پُرامن معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

حوالہ جات:

(1) الحجرات، 6/49.

(2) البقرة، 256/2.

(3) الاعراف، 12/7.

(4) الاعراف، 13/7.

(5) القشیری، مسلم بن حجاج (المتوفی261ھ)، صحیح مسلم، المقدمة، باب النَّهْيُ عن الحديث بكُلِّ ما سَمِعَ، ص 17، داراحیاء التراث العربی، بیروت، (س.ن).

(6) أبو داؤد، سليمان بن اشعث السجستاني (المتوفی 275ھ)، السنن، كتاب الادب، باب فی التشديد فی الكذب، رقم الحديث 4992، حكم الحديث: صحيح، المكتبة العصرية، بيروت(س.ن).

(7) المائده، 82/5.

(8) المائده، 51/5.

(9) ابن کثیر، ابوالفدا، اسماعیل بن عمر (المتوفی 774ھ)، البداية و النهاية (919/3)، دارالفکر، 1407ھ-1986م.

(10) الکافرون، 6/109.

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 01, 2025

(11) القادری،ڈاکٹر،محمد طاہر،میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ،ص48،منہاج القرآن پبلی کیشنز،لاہور،2004ء۔

(12) بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین (المتوفی458ھ)، دلائل النبوۃ (382/5)، دارالکتب العلمية، بیروت،لبنان 1423ھ/2002ء

(13) المائدۃ، 32/5.

(14) بخاری، ابوعبد الله محمد بن اسماعیل (لمتوفی 256ھ)، الصحیح،کتاب الجزیة، باب اثم من قتل معاهدا بغیر جرم، رقم الحدیث: 3166، دار طوق النجاة، 1422ھ.

(15) بخاري، الصحيح،كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، رقم الحديث: 3015، دارطوق النجاة، 1422ھ.

(16) أبو داؤد، السنن،كتاب الجهاد، باب فی قتل النساء، رقم الحديث:2669، حكم الحديث: حسن صحيح.

(17) بخاری، الصحیح،کتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبی الى الاسلام والنبوة، رقم الحديث: 2943.

(18) احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (المتوفی 241ھ)، المسند، (358/5)، رقم: 2728، موسسة الرسالة، بیروت، لبنان، 1420ھ.

(19) ابن ابی شیبه، ابوبکر عبدالله بن محمد بن ابی شیبه الکوفی (المتوفی 235ھ). المصنف، (484/6)، رقم: 33132، مكتبة الرشد، رياض، سعودی عرب، 1409ھ.

(20) أبو داؤد، السنن،كتاب الجهاد، باب: فی دعاء المشركين، رقم: 2614، حكم الحديث: ضعيف.

(21) ابن ابی شیبة، المصنف، (483/6)، رقم: 33118.

(22) أبو داؤد، السنن،كتاب الاجهاد، باب كراهية حرق العدو بالنار رقم: 2675، حكم الحديث: صحيح.

(23) بخاری، الصحیح،کتاب الجهاد و السير، باب لايعذب بعذاب الله، رقم: 3016.

(24) حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبدالله بن محمد (المتوفي 405ھ)، المستدرك علي الصحيحين، (155/2)، رقم: 2632، مكتبة الاسلامي، بيروت، لبنان، 1398ھ، وقال الحاكم هذه حديث صحيح علي شرط مسلم.

(25) نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (المتوفی 303ھ)، السنن الکبری، (205/5)، رقم: 8675، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1411ھ.

(26) احمد بن حنبل، المسند، (300/1)، الرقم: 2728.

(27) بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين (المتوفي 458ھ)، السنن الكبرى، (90/9)، الرقم: 17934، مكتبة الدار، مدينة منوره، سعودي عرب، 1410ھ.

(28) بخاری، الصحیح، كتاب المرضى، باب عيادة المشرك، رقم الحديث: 5657.

(29) الحج، 22: 40.

(30) جصاص، احمد بن على الرازي ابوبكر (المتوفى 370ھ)، احكام القرآن، (83/5)، دار احياء التراث، بيروت، لبنان، 1405ھ.

(31) شافعی، ابو عبد الله محمد بن ادريس (المتوفى 204ھ)، المسند، ص 343، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(32) شافعی، ابو عبد الله محمد بن ادريس (المتوفى 204ھ)، الأم، (320/7)، دار المعرفة، بيروت، لبنان، 1393ھ.

(33) عبد الرزاق، ابوبكر عبد الرزاق بن همام بن نافع صنعاني (المتوفى 211ھ)، المصنف، (97/10)، رقم: 18494، المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1403ھ.

(34) بخاری، الصحیح،کتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، رقم: 2477.

(35) بخاری، الصحیح،کتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودى، رقم: 1250.

(36) بيهقي، ابوبكر احمد بن حسين (المتوفي 458ھ)، شعب الايمان، (518/6)، رقم: 9125، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1410ھ.

(37) مسلم، الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق ، رقم: 2593.

(38) مسلم، الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم: 2599.

(39) ابو عبيد، قاسم بن سلام (المتوفي 224ھ)،كتاب الاموال، ص 57، رقم: 119، دار الفكر، بيروت، لبنان، 1408ھ.

(40) التوبة، 9: 60.

(41) ابو يسف، يعقوب بن ابراهيم انصاري (المتوفي 182ھ)،كتاب الخراج، ص 136، دار المعرفة، بيروت، لبنان.

(42) أبو داود، السنن،كتاب السنة، باب في لزوم السنة، رقم: 4607، حكم الحديث: صحيح.

CC BY